Evangelism

By G.A.Chan

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں ۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں ۔ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں ۔بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں ۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں ۔تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں ۔ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو رونز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

اونجل ازم/نظریہءبشارت

جی۔اے۔چین

تصور کریں مذہبی تعلیم کی درسگاہیں جو بڑی روانی سے ڈپلومہ یافتہ مسیحی نوجوانوں کو دنیا میں بھیج رہی ہیں ۔ان تمام نوجوانوں کے بارے میں تصور کریں جو کرہ ارض پر فاتحین کی طرح جو چمکتے ہوئی اور طے شدہ ڈپلومے گھوم رہے ہیں ۔اُن کی آنکھوں میں حوصلے کی چمک اُن کے ہونٹوں پر بڑے مستحکم الفاظ اُن کے دلوں میں آگ بھڑک رہی ہے وہ گھر گھر اور شہر شہر اور ریاست ریاست پھر رہے ہیں ۔اس لئے بھی ممکن نہیں کہ وہ تو سمندر پار اپنی نظریں جمائے پھرتے ہیں وہ زبانوں کی رکاوٹوں ،ثقافت اور تہذیب کی رکاوٹوں بھاک ،پیاس ،مذاق اُڑانا ،زیادتی تشدد ،جیل ،قید ،تنہائی حتیٰ کہ موت تک کی تمام رکاوٹوں پر غالب آتے ہیں تا کہ جلال کا تاج حاسل کر سکیں ۔اب تصور کریں جلال کے اُس تخت کا جہاں خداوندوں کا خدا بادشاہوں کا بادشاہ لاکھوں فرشتوں کے گروہ اور مقدسین میں پکارتا ہے کہ نجات ہمارے خدا کی ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برے کی ہے ۔رحمت جلال حکمت شکر گشاری عزت طاقت قدرت یہ ہمارے خدا کے ہیں ہمیشہ سے ہمیشہ تک ۔کتابیں کھل گئیں ہیں ۔کائنات پر خاموشی چھا گئی ہے ۔بادشاہ ان تمام جنگجوؤں کو تخت کے پاس بلاتا ہے جنہوں نے زمین پر یا سمندر میں یا کہیں بھی دکھ اُٹھایا تا کہ کم از کم ایک بھی تائب گناہ گار خدا کی طرف پھر سکے ۔لیکن زمانہ قدیم میں بالا آخر اور آستہ دے اُن کے بارے میں لکھا ہے ۔"میں کبھی بھی تمہیں جانتا ہی نہیں تھا مجھ سے دور چلے جاؤ تم جو قانون توڑنے والے کام کرتے ہو ۔"

تصور کر عالمی انصاف والے دن اس طرح کی بات نہ صرف تصور ہو گی بلکہ حقیقی طور پر عمل میں لا جائے گی جس میں بہت سارے مذہبی استاتذہ مبشرِ انجیل اور مشنری افراد کے لئے غور کرنے کی بات ہے دیکھیں متی 7-21-23 "نہیں نہیں میں یہواہ وٹنس والوں کی بات نہیں کر رہا صرف یہواہ وٹنس کی بات کر رہا ہوں ۔یقیناً وہ گھر گھر جاتے ہیں اور بڑی بے صبری سے نجات کا پیغام دیتے ہیں لیکن خداوند انہیں نہیں جانتا نہ ہی میں مارمن فرقے کی طرف اشارہ کر رہا ہوں ۔وہ بڑی مہارت سے پڑھائی کرتے ہے تا کہ زبان کی تمام رکاوٹوں پر قابو پا سکیں اور پوری دنیا میں سفر کر کے پیغام سُنا سکیں ۔خداوند انہیں بھی

نہیں جانتا۔ نہ ہی میں پروٹسٹنٹ فرقے کے تمام گروہوں کے بارے میں بات کر رہا ہوں جو موجودہ دور میں بشارت کی درس گاہوں سے سال با سال تعلیم حاصل کر رہے ہیں کیونکہ وہ لوگ یوم آخر میں قبول نہیں کیے جائے گے۔ وہ اپنی سرگرمی کی وجہ سے نہیں بلکہ غلط عقیدوں مثلاً مارمنسز و من کیتھولک اور رواج و رسم عقیدے کی وجہ سے کیونکہ اُن لوگوں کی کوئی گواہی نہیں اور یہ ایک جھوٹی انجیل سنا تے ہیں۔ بے شک اُن کی انجیل دوسرے عقیدوں سے مختلف ہے لیکن پھر بھی جھوٹی ہی ہے۔ عقیدوں پر اس لئے کم الزام لگایا جاتا ہے کیونکہ ان عقیدوں کے نزدیک بائبل مقدس واحد سچائی کی علمبردار نہیں وہاں پر روایات بھی اہم ہیں سب سے زیادہ جرم کے قابل نظریہ بشارت کے حامی لوگ ہیں کیونکہ اُن کے سامنے لاتبدیل خدا کا کلام ہے۔ اور وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ یہ کلام غلطیوں سے پاک ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ ایک ایسی انجیل کی منادی کرتے ہیں جو بائبل کے مطابق نہیں۔

ساوتھ امریکہ میں کئی سالوں سے ایک مشنری جواب نیو یارک کی مسیحی درسگاہ میں علم بشارت پڑھاتا ہے۔ اُس نے مجھے اور میری بیوی کو ایک چھوٹا سا خط لکھ کر دو سوال پوچھے۔

1:۔ کونسا زیادہ ضروری ہے؟ روحوں کو جتنا یا پھر درست علم الٰہیات حاصل کرنا۔

2:۔ کیا کوئی درست علیم الٰہیات دے سکتا ہے؟ اس لئے مجھے گارڈن کلارک کی کتاب ''ڈیوی کی طرف کھیل'' اگر چہ میں موضوع سے ہٹ کے بات کر رہا ہوں ان لوگوں کے بارے میں ہے جو بال نامی کھیل میں حصہ لیتے ہیں۔ اس کھیل میں لڑکا دعوی کرتا ہے کہ اُس کا مدمقابل غلط کھیل رہا ہے کیونکہ وہ دائرے سے تین انچ باہر ہے جب کہ گیند کو ایک فٹ اندر ہونا چاہیے۔ ایک تیسرا لڑکا جو اس لڑائی پر غور کرتا ہے وہ پہلے کا ساتھ دے گا لیکن دوسرے کی بھی ہمت کرے گا کہ وہ تین انچ بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیسرا لڑکا باقی سب کو بھی غلط کہے گا کیونکہ باقی کھیلوں میں کھلاڑی گیارہ گیارہ ہوتے ہیں یا نو ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس کی اپنی کھیل میں پانچ لوگ حصہ لے سکتے ہیں۔ اس ساری بحث میں بین الاقوامی جذبہ یہ بحث کرتا ہے کہ اوپر کی گئی بحث تو صرف عارضی ہے۔ کھیلاڑی کم ہو یا گیند آگے پیچھے ہو اس سے کچھ فرق نہیں پڑھتا دراصل سب کو کھیلنا آنا چاہیے۔

میرا بوڑھا دوست مشنری یہ کہہ رہا تھا کہ ہر لحاظ سے درست علم الٰہیات ضروری نہیں۔ تو پھر کیا یہ ضروری ہے کہ ہم سب مسیحی اصلی اور نقلی، جھوٹ اور سچ کی بحث چھوڑ کر جوش سے بحث شروع کو دیں۔ اور اس طرح کی ہمیں جھوٹی اور جوش والی حالت میں نہیں جانا چاہیے۔ بائبل مقدس اس کے خلاف ہے امثال 19-2 میں لکھا ہے۔ ''علم کے بغیر جوش ادھورہ ہے۔'' مقدس پولوس بھی اپنے سادہ مشنری شاگردوں کے بارے میں رومیوں 10-2 میں لکھتا ہے'' کیونکہ میں اُن کا گواہ ہوں کہ وہ خدا کی بابت غیرت مند تو ہیں مگر دانائی سے نہیں''۔

غیرت مند ہونا یا جوشیلے ہونا علم پر منحصر ہے۔ علم کی وجہ سے ہمیں غیرت آنی چاہیے اور سچائی سے جس کی بنیاد پر غیرت کام میں آتی ہے۔ علم بشارت کا مطلب انجیل کی منادی ہے اگر انجیل ہی جھوٹی ہے تو سنانے والے اور ماننے والے کیا ہوں گے؟ ایسی بشارت کو سن کر لوگ خدا کے پاس جائیں گے یا جہنم میں؟ جھوٹی انجیل سنانے سے ہم کسی کو بھی خدا کا بیٹا نہیں بنائیں گے؟ اس سے تو ماننے والا جہنم کا وارث ہوگا جیسے مقدس متی کی انجیل 23-15 میں خداوند یسوع فرماتے ہیں'' علم الٰہیات میں کوئی بھی گناہ گار گناہوں سے پاک نہیں ہے'' تو پھر ہم کیسے ایک جھوٹی انجیل سے روحوں کو جیت سکتے ہیں؟ یا پھر ایک غلط علم الٰہیات کے بارے میں تعلیم دے سکتے ہیں؟

دوسروں کو کلام سنانے سے پہلے وہ کلام درست ہوتا کہ ماننے والا جہنم کا ملزم نہ ٹھہرے۔ یاد رکھیں مقدس پولوس نے کبھی بھی کسی ایسے شخص کی یا رسول یا فرشتے کو جو جھوٹی انجیل سنائے لعنتی قرار دیا ہے۔ بشارت دینے سے مراد انجیل سنانا ہے۔ پھر تو سننے والوں کی کوئی قید نہیں۔ اس میں بدھ مت اور خدا کو نہ ماننے والے بھی ہیں اور دوسرے عقیدوں والے لوگ بھی ہیں۔ خداوند یسوع اور مقدس پولوس دونوں اپنی بشارت کا آغاز یہودی عبادت گاہوں میں جا کر کیا۔ یعنی اُن کو کلام سنایا جو پہلے سے کلام جانتے تھے۔ جو مسیحا اور خدا پر یقین رکھتے تھے لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یسوع ہی مسیحا ہے۔ اور اُن کے نزدیک نجات ایمان رکھنے اور نیکی کے کام کرنے سے آتی تھی۔ چنانچہ انجیل باقاعدگی سے اُن تمام چرچ جانے والوں کو سنانا جو جھوٹی انجیل سنتے ہیں۔ اور اُن کو یہ بتانا کہ صرف

انجیل ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ اس عظیم حکم میں ہمیں کہا گیا ہے۔ انجیل اُس مخلوق کو سناؤ جو چرچ نہیں آتی۔

خدا نے دنیا سے ایسا پیار کیا:۔ بشارت کے پیغام میں سب سے مشہور آیات یہ ہی ہیں کہ خدا دنیا میں ہر ایک سے پیار کرتا ہے اور یہ بات آج کے جدید دور میں ایک نعرہ بن گئی ہے لیکن یہ یوحنا 3-16 آیت کی غلط تشریح ہے ''اور خدا نے دنیا سے ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دے کہ جو اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے'' یہ آیت بائبل کی خوب صورت آیت ہے کیونکہ یہ کہتی ہے کہ نجات صرف یسوع کے وسیلے سے ملے گی۔ اب اس آیت کا ترجمہ اور تشریح 1 یوحنا 2-2 سے غلطی سے ملا دیا جاتا ہے ''اور یسوع نے صرف ہمارے گناہوں کا کفارہ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے گناہوں کا کفارہ دیا ہے'' اس آیت میں دنیا کے لفظ کو اور دوسری ایت میں دنیا کی غلط تشریح کی گئی ہے کیونکہ دنیا سے مراد ہر کوئی ہے جو مر گیا۔ ہر کوئی جو جیتا ہے جس نے ابھی پیدا ہونا ہے وہ اس آیت کے مطابق بچ سکتا ہے اور خدا اُن سے محبت رکھتا ہے۔ اس تعلیم میں چرچ جانے والوں کے دماغ کو اتنا دھو دیا ہے کہ جب لکھاری کہ بنی جو سات ہے اس نے کلاس میں بتایا کہ خدا ان سے پیار نہیں کرتا بلکہ مخصوص لوگوں سے تو اُس کی کلاس کی دوستوں نے اُس پر الزام لگایا کہ وہ تو کرسچن ہی نہیں ہے۔ اُس کے اُستاد نے بتایا کہ خدا تو اُن سے بھی محبت کرتا ہے جو جہنم میں ہیں اور اگر ہم اُن سے یہ سبق حاصل کر لیں کہ بائبل میں دنیا سے مراد ہر کوئی ہیا اور اگر یہ کہہ لیں کہ خدا دنیا میں ہر چیز سے نفرت کرتا ہے حتیٰ کہ نیک لوگوں کے ساتھ بھی تو پھر تعلیم جو ہم دیتے ہیں وہ جھوٹی ہوئی۔ سچائی کی صرف واحد علمبر دار بائبل مقدس ہے۔ بائبل ہی حاکمیت کا دھیان ہے آپ اپنے پاسٹر سے بڑی محبت کرتے ہونگے یا چرچ سے لیکن سچائی کی تعلیم صرف خدا دیتا ہے۔

حامہ ہوک سمیا اپنی کتاب ''خادنے دنیا سے ایسا پیار کیا ہے وہ شکایت کرتا ہے کہ خدا ساری دنیا سے پیار کرتا ہے وہ لفظ دنیا کی تشریح کرتے ہوئے انجیل سے حوالے دیتا ہے۔ کاہن اعظم کے لئے یسوع مسیح کی دعا یوحنا کی انجیل میں ایک فرق پیغام ہے ''خداوند کہتا ہے کہ میں اُن کے لئے دعا کرتا ہوں دنیا کے لئے نہیں جو تو نے مجھے دیئے ہیں وہ تیرے ہی ہیں اس لئے دعا کرتا ہوں'' اس آیت کا مطلب تو یہ ہی ہوا کہ یسوع ساری دنیا سے پیار نہیں کرتا تو کیا یہ خدا کے کلام کی توہین ہے؟ ایس انہیں بلکہ خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو جسے باپ نے یسوع کو دیا ایک طرف باپ کے ہیں اور دوسری طرف دنیا کے لئے دعا کرتا ہے۔ یعنی یسوع مسیح خدا کے بھیجے ہوئے اور عام لوگوں میں ایک اہم فرق بیان کرتا ہے۔ اب اگر ہم یوحنا کے خط کا مطالعہ کریں 1 یوحنا 2-15 میں لکھتا ہے ''دنیا سے پیار نہ کرو اب اس میں بھی لفظ دنیا کو سمجھنا پڑے گا اس سے یہ مراد نہیں کہ سارے لوگ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں سے محبت رکھے اور پھر اپنے لوگوں سے یہ بھی کہے کہ اپنے لوگوں سے پیار نہ رکھو لفظ دنیا ہو یا تمام آدمیوں سے محبت ہو اس کا کوئی مطلب بھی لے لیں۔ آپ ان آیات کو جائزے کی نگاہ سے دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ خدا دنیا کے ہر انسان سے پیار نہیں کرتا اور کوئی کلام کی تشریح بھی اس کو رد نہیں کر سکتی۔ اگر یہ کہیں کہ خدا سب بندوں سے پیار کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی سے بھی نفرت نہیں کرتا پس اگر بائبل مقدس کو رد نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ بھی سچ ہے کہ کلام میں دوسرے حوالے بھی موجود ہیں کیونکہ اگر خدا ایک بھی انسان سے نفرت کرتا ہے تو پھر وہ کیسے دنیا سے پیار کرتا؟ یوحنا 3-16 کے برخلاف ہو کس مین زبور 5 زبور 11 رومیوں کے نام خط 9 باب میں ایک سوال پیش کیا گیا ہے کہ میں نے یعقوب سے محبت رکھی لیکن عیسو سے نفرت رکھی اور ان تمام آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا محبت اور نفرت دونوں رکھتا ہے۔ کچھ لوگ خدا کی محبت پاتے ہیں اور کچھ اُس کی نفرت کا شکار ہو جاتے ہیں؟ اس کا جواب نفی میں ہے کہ خدا دنیا سے پیار نہیں کرتا۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ عیسو کے لئے خدا کی نفرت بالکل ٹھیک تھی خدا تو ہر کسی سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن یعقوب سے اتنا پیار ہے کہ موازنے میں عیسو کا پیار نفرت لگتی ہے۔

پس اگر باتیں قریباً ٹھیک ہے تو یہ کہنا بھی ٹھیک ہے کہ خدا ہر کسی سے نفرت کرتا ہے اور عیسو کے لئے اُس کی نفرت اتنی زیادہ ہے کہ یعقوب کے لئے اُس کی تھوڑی سی نفرت محبت میں بدل گئی۔ رومیوں 9 باب میں لوگوں کے لئے خدا کی محبت اور نفرت کو کیلون فرقے کے حامی لوگوں نے لفظی طور پر لیا ہے۔ جان گل آٹھارویں صدی کا بشپ ہیٹس علم الٰہیات کا ماہر جسکے بارے میں چارلس پرگن نے جو اُس کا جانشین تھا کہا'' کہ بائبل مقدس کے بارے میں اچھا' درست، زیادہ، اور عقل اور دانش کے ساتھ تشریح کرنے میں گل کو کون مات دے سکتا ہے۔ گل نے ایک کتاب لکھی کہ خدا اور سچائی کا سبب جس میں وہ آرمینین فرقے

کے ہر سوال کی تشریح کرتا ہے۔ گل نے انکار کیا کہ لفظ دنیا اور ساری دنیا سے مراد ایک نہیں وہ کہتا ہے کہ اس لفظ دنیا میں جو تین دفعہ استعمال ہوا ہے اس کی بہت ساری وضاحتیں ہیں جیسے یوحنا 1-10 میں لکھا ہے کہ یسوع میں تھا یعنی دنیا رہنے کی جگہ اور ساری دنیا اُس کے لئے بنائی گئی اور دنیا نے اُسے نہ جانا یعنی کہ دنیا میں رہنے والوں نے اُسے نہ جانا اب اس سے مراد ساری دنیا نہیں ہے یعنی کچھ لوگ تو تھے جنہوں نے اُسے قبول کیا چنانچہ یوحنا رسولوں کے خط میں دنیا لفظ ایک محدود سا لفظ ہے اور کبھی بھی دنیا کے تمام افراد کیلئے استعمال نہیں ہوگا۔ ایک اور مثال میں لوقا کی انجیل 2-1 میں لکھا ہے کہ ساری دنیا میں فرمان جاری کیا گیا۔ اب اس سے مراد وہ دنیا تھی جو رومن سلطنت میں شامل تھی۔ اور یسوع پر کلیسیاء کا ایمان صرف رومی سلطنت کے زیر سایہ علاقوں میں پھیلا یا گیا باقی دنیا موجود نہیں تھی رومیوں 1-8 ساری دنیا میں سارے چرچوں میں انجیل سُنائی گئی پوری دنیا میں زمین پر آزمائش کا ایک گھنٹہ آئے گا۔ مکاشفہ 3-10 میں لکھا ہے کہ دنیا میں جو لوگ موجود ہیں وہ نہ مولود لوگوں کی طرح ہوں گے اور ساری دنیا اُس بلا کے بعد کہے گی اور تعلیم سے حیران ہوگی اور کئی ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اس سے نہیں ڈریں گے اور شیطان پوری دنیا کو دھوکا دیتا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ وہ خدا کے چُنے ہوئے لوگوں کو چھو بھی نہیں سکتا۔ ساری دنیا کے لوگ اکٹھے ہوں گے اور خدا کی شیطان کے خلاف جنگ کو دیکھیں گے مکاشفہ 16-14 گل مزید کہتا ہے کہ مقدس یوحنا ایک یہودی تھا اور اُس نے انجیل یہودیوں کے لئے لکھی اور ساری غیر قومیں اُس کے لئے پوری دنیا کے برابر تھی۔ مقدس پولوس بھی ان لوگوں کو کائنات اور دنیا کہتا ہے رومیوں 11-12-15 یوحنا 3-16 آیت کا پس منظر کہ یسوع نیکودیمس نبی کو سمجھا رہا ہے کہ خدا کے چُنے ہوئے لوگ صرف یہودی ہی نہیں۔ خدا کا چُنا ہوا بننے کے لئے دوبارہ پیدا ہونا پڑتا ہے اور یہودی ہونا کافی نہیں غیر قوموں میں بھی خدا کے چُنے ہوئے موجود ہیں۔ اور یوحنا 3-16 لفظ دنیا کی تشریح کرتے ہوئے ایک بڑے مغرور پاسٹر نے میرے دوست سے کہا کہ میں نے لفظ دنیا بائبل سے لیا ہے اپنی طرف سے تو نہیں بول رہا اگر یسوع نے دنیا کا لفظ بائبل سے لیا ہے تو وہ یہ نہ سمجھ سکا کہ اس کا مطلب ہر کوئی ہیا اور اس طرح کے ڈپلومہ یافتہ مسیحی راہنماؤں کا یہ ہی حال ہے اور ان کے ڈپلومے ایک طرف روب نہیں ہیں تا کہ وہ مومنین پر روب ڈالیں اور اُنہیں خدا کی غلط تعلیم دیں اب تک تو یہ بالکل واضح ہو جانا چاہیئے کہ ساری دنیا سے مراد دنیا کا ہر شخص نہیں ہے۔

کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا دے دیا:۔ کچھ لوگ بائبل مقدس کی واضح تعلیم پر اپنی تعلیم کو ترجیح دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ خدا ہر شخص سے محبت کرتا ہے یعنی کہ دنیا میں ہر شخص کو چاند سورج اور سب کچھ ملتا ہے لیکن نجات نہیں۔ نجات کے سلسلے میں خدا چند لوگوں کو مخصوص کرتا ہے۔ چنانچہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا دنیا کو چاند ستارے کے لئے پیار کرتا ہے یا ابدی نجات کے لئے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ 1 یوحنا 2-2 کہ خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا دے دیا تا کہ وہ گناہوں کیمعافی کے لئے کفارہ دے سکے۔ اس آیت پر غور کرتے ہوئے گل کہتا ہے یسوع کا عظیم کفارہ دنیا کے تمام مردوں، بچوں، اور عورتوں کے لئے نہیں کیونکہ جن کے لئے اس نے کفارہ کیا اُنہوں نے معافی مل گئی ہے اُن کے گناہ معاف ہو گے ہیں اور گناہوں سے اُن کو نجات مل گئی یسوع خود کہتا ہے کہ وہ سارے لوگوں کے لئے نہیں مرا کیا کوئی یسوع کو جھوٹا کر سکتا ہے؟ یوحنا کی انجیل میں یسوع فرماتے ہیں کہ میں اپنی بھیڑوں کے لئے اچھا پرواہا ہوں۔ بھیڑوں سے مراد دنیا کے سرے افراد نہیں۔ یسوع نے فرمایا کہ میری بھیڑیں مجھے پہچانتی ہیں۔ میں اُنہیں ابدی زندگی دوں گا یوحنا 10-11 یسوع اپنی بھیروں کے لئے مر گیا ۔ کچھ لوگ اُس کی بھیڑیں نہیں ہیں بائبل مقدس اُنہیں بکریاں، بھیڑیے، صور اور کتے کہتی ہے۔ نہ ہی یسوع ہر ایک کو بچانا چاہتا ہے۔ ہر کوئی جو مسیحی بشارت میں دلچسپی رکھتا ہے اُسے چاہیے گارڈن کلارک کی کتاب ”آج کی بشارت“ پڑھیں۔ اس کتاب کا نام اصلی یا متبادل اور گناہوں کا کفارہ۔ اس کتاب میں کلارک کچھ اہم سوال پوچھتا ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ اگر خدا کی خوشی یہ ہے کہ سب بچ جائیں تو وہ اشعیا میں یہ کیوں کہتا ہے کہ وہ روح کا عذاب دیکھے گا۔ اور مطمئن ہوگا، ایوب 42-2 میں لکھا ہے کہ تیرا کوئی بھی مقصد ہماری سمجھ سے باہر ہے اور یہ کوئی مقصد یا خواہش نہیں بلکہ خدا کی مرضی ہے۔ زبور 135 کی 6 آیت میں لکھا ہے ”اور خدا کی مرضی ہے کہ جسے چاہے بچائے یعنی خدا سب کو نہیں بچانا چاہتا۔

تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے: یہاں یہ ایک اور ایمانی اُلجھن والی بات ہے اگر یسوع کی صلیب پر موت دنیا کے ہر انسان کو بچائے گی تو پھر تو کوئی بھی شخص دوزخ میں نہیں جائے گا۔ شریعت کا مطالعہ پورا ہوگا خدا کسی کو بھی سزا نہیں دے گا کیونکہ یسوع نے سب کا بدلہ دے دیا لیکن کچھ دوزخ میں گے ہیں اور

ہزاروں لوگ روزانہ جاتے ہیں۔ چنانچہ جو لوگ بھی یسوع پر ایمان رکھتے ہیں وہ اتنے بھی نہ سمجھ نہیں کہ کہ یسوع سب کے لئے مرا یسوع سب کے لئے مرا ہے اور یسوع سب کو پیار کرتا ہیہ سب سے جھوٹی انجیل تشریح ہے اس جھوٹہ انجیل کی حمایت کرنے والے یہ غلط دلیل دیتے ہیں کہ خدا تو سب کو پیار کرتا ہے اور سب کو بچانا چاہتا ہے اب آگے انسان کی مرضی ہے کہ وہ کس پیشکش کو ٹھکرا دے یسوع سب لوگوں کے لئے مرا لیکن یہ لوگ اپنی سختی اور جہالت کی وجہ سے دنیا سے جہنم میں جا رہے ہیں لیکن کیا یسوع پر ایمان لانا گناہ نہیں ۔ تو پھر کیسے یسوع اُن لوگوں کے گناہوں کے لئے مر گیا پھر ایک بندہ جہنم میں کیوں جائے گا کیونکہ اگر انسانی کی آزاد مرضی ایک گناہ ہے اور ایک مسئلہ ہے تو پھر ہمارے سوال کا جواب مزید مسئلہ بن جائے گا ۔ بائبل مقدس بالکل نہیں کہتی کہ اسان اپنی نظریاتی قابلیت میں انجی پر ایمان لاسکتا ہے لیکن جھوٹی انجیل پر ایمان لانے والے گناہ گار قدرتی طور پر اس بات کو مان لیتے ہیں اور وہ سارے وقت میں اس انجیل کو مانتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ایسے اداروں اور اشخاص کی تعداد زیادہ ہے ان لوگوں نے اس آیت میں لفظ جو کوئی کو ہر کوئی میں تبدیل کر دیا ہے ۔ ہرمن ہوک سمیا اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جس کی مرضی پوری ہو لیکن یہ بھی سچ ہے کہ کوئی میرے باپ کے بغیر میرے پاس نہیں آتا کیونکہ وہی میرے پاس اتے ہیں جنہیں میرے باپ نے بھیجا ہے ۔ اور یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئی مجھ تک نہیں پہنچ سکتا سوائے باپ کے جو اُسے میرے پاس بھیجتا ہے ۔ یوحنا 6-44 چنانچہ یسوع کے پاس جانے میں انسان کی اپنی نہیں بلکہ خدا کی مرضی ہے کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنا رحم دیکھا کر انسان کو خدا کی طرف بھیجتا ہے رومیوں 9-16

انسان جو کر سکتا ہے اُسے اپنی نجات پانے کے لئے ضرور کرنا چاہیے کہ یہ یکطرفہ محبت انصاف کے بغیر اور سچائی کے فضل سے ممکن نہیں ۔ گناہ گار خدا کے رحم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا یہ جھوٹی انجیل والے گناہ گار کو غلط طریقے سے یسوع کے پاس لاتے ہی اور اُسے غلط طریقے سے سمجھاتے ہیں کہ یہ انسان کے اپنے بس میں ہیں کہ وہ یسوع کو چن لیں یا ٹھکرا دیں ۔ للکین کلام تو یہ سمجھا رہا ہے کہ خدا کی مرضی کے بغیر انسان یسوع کے پاس نہیں جا سکتا او یسوع بھی اُسی مرضی کے بغیر اُس کے پاس نہیں جا سکتا ۔ پھر انسان با اختیار کرنا خدا کے نام پر خدا کی توہین کرنے کے برابر ہے ۔ خدا جو رحم کرنے والا ہے اور جس کی طاقت کی کوئی حد نہیں وہ مغرور شخص ، ضدی گناہ گار کو باندھ دتا ہے ۔ ایسی تعلیم میں خدا کا تصور ایک خدا کا نہیں بلکہ ظالم دیوتا کے طور پر جو کوئی انجیل پر ایمان رکھتا ہے اور وہ نجات پائے گا ۔ مسئلہ یہ نہیں کہ ہر کوئی انجیل پر ایمان لاسکتا ہے مسئلہ نجات دینے والے ایمان کا ہے ۔ بائبل واضح طور پر کہتی ہے کہ نجات بخش ایمان ہی ہے جو انجیل پر ایمان لانے میں مدد کرتا ہے اور یسوع پر ایمان لانے کا عمل ہے ۔ یہ خدا کا تحفہ ہے ۔ 1 افسیوں 2-8 خدا ایمان کا بانی ہے ۔ عبرانیوں 12-2 یہ یسوع کے لحاظ یا وجہ سے ہے کہ ایمانداروں کو ایمان کا تحفہ ملا فلپیوں 1-29 خدا ایمان کا تحفہ صرف ایمان داروں کو دیتا ہے ۔ 2 تسالونیکیوں 3-2 مشہور اور جھوٹی انجیلیں یہ ہیں ۔ خدا ہر کسی سے محبت کرتا ہے 2 یسوع پر انسان کے لئے مر گیا 3 انسان میں یہ قابلیت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے انجیل کو چن لے یا چھوڑ دے ۔ اب اگر بائبل مقدس کوئی ایک بات ہمیں سمجھاتی ہے اور ہمارا پاسٹر کوئی دوسری تو آپ کے خیال میں کون درست ہے ۔

تقسیم یا بدعت:۔ کون سی بات زیادہ اہم روحوں کو جتنا یا صرف بالکل صحیح علم الہیات رکھنا اُمید ہے کہ پڑھنے والا اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ کہہ سکے کہ جھوٹی انجیل سنانے سے کسی روح کو جتنا ٹھیک نہیں بلکہ علم بشارت کے لئے ضروری ہے کہ صحیح علم خداوندی ہو ۔ اس مسئلے سے ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کیا ایسی تعلیم سے کلیسیاء میں تقسیم پیدا ہو گی ؟ اور صرف اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں سمجھایا جاتا ہے کہ ہم ایسے نقات مت اُٹھائیں کیونکہ بائبل یہ نہیں کہتی کہ تفرقہ نہ ڈالو چنانچہ ہمیں ایسے تمام لوگوں سے جو تفرقہ ڈالتے ہیں تنقدی نگاہ سے دیکھنا چاہیے چنانچہ ہمیں بدعت پھیلانے والوں سے بچانا چاہیے اور مسیحیوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے سے پیار کریں ۔ اس لئے وہ جھوٹی دوستی نہ رکھیں ۔ ایسے تعلیم کو میں کیا کہوں ؟ نفاق یا منافقت ۔

1 کرنتھیوں 11-19 میں لکھا ہے ” کیونکہ کہ ضرور ہے کہ تم میں بدعتیں بھی ہوں تا کہ ظاہر بھی ہو کہ کون سے تم میں مقبول ہیں ۔ “ امریکی نیڈرڈ بائبل میں اور ترمیم شدہ ترجمے میں لفظ بدعتوں کی بجائے غلط تعلیم استعمال کیا گیا ہے ۔ چائنہ والوں کی بائبل میں تقسیم شدہ اشخاص کا ذکر کیا گیا ہے اور نئی عالمی ترجمے میں ایک نرم سا لفظ فرق استعمال کیا گیا ہے ۔ یہ سارے ترجمے ایک شخص کو یہ کہتے ہیں کہ جو بھی نا اتفاقی پیدا کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے نہیں ۔ بادشاہ جیمس کے

لئے اس میں لفظ بدعت استعمال کیا گیا ہے کیا پولوس تقسیم کرنا چاہتا تھا جس کا مطلب افراد کا ٹوٹ جانا ہے ۔لیکن مقدس پولوس تقسیم کرتا اور وجہ میں فرق واضح کرتا ہے ۔ ططِس کے نام خط 3-10 میں لکھا ہے ایک آدمی کو پہلی اور دوسری نصیحت کے بعد رد کردو (نیو کنگ جیمس ترجمہ) ایک تقسیم کرنے والے شخص کو دوسری بار بھی دھمکی دو اور پھر اُس سے رابطہ نہ رکھو (نیو انٹرنیشنل ترجمہ) دوسری بائبل کے ترجموں میں مثلاً چائنز بائبل ، این اے ایس بی اور آر ایس وی میں بدعت والے آدمی کے خلاف کہا گاے ہے کہ بگاڑ پیدا کرنے والے شخص کے مطابق اور کلیسیاء کے اصولوں کے مطابق اس بندے سے بول چال بن کردیں ،لیکن کے جے وی میں ایسے شخص کو بدعت پھیلانے والا شخص قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ جھوٹی انجیل سناتا ہے اور ایسا ہی لفظ غلطیوں 5-20 میں ہوا ہے ۔
جس میں گناہ والی فطرت کی بہت ساری تفصیل بیان کی گئی ہے ۔آر ایس وی والی بائبل میں اُسے شراکتی روح کہا گیا ہے ۔این آئی وی (niv) اور (nasb)والی بائبل میں اس کے لئے لفظ بدعتیں ۔چائنز والی بائبل میں تفریق کا لفظ استعمال کرتی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ بدعیت بھی استعمال کرتی ہے ۔چنانچہ بحث مجموعی ان تمام ساری بائبل مقدس میں یہ بات کہی گئی ہے کہ تفریق پیدا کرنا یا یوں کہیں کہ بدعت پھیلانا ایک گناہ والی فطرت ہے اور اس سے بچنا چاہیے ۔اصل میں لفظ نا اتفاقی جس کو بعدت اور تفریق میں تقسیم کر دیا گیا ۔بائبل میں تمام ترجمے 2 پطرس 2-1 سے اتفاق کرتے ہیں کہ سب میں بدعتیں پائی جاتی ہیں ۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نا اتفاقی کی جگہ پر بدعت کا لفظ کیوں ترجمہ کیا گیا ہے اس کا ایک جواب یہ ہے کہ سارے ترجمہ کرنے والے خفیہ طور پر ایک خاص تنظیم کی حمایت کر رہے ہیں اور عقیدے کے شکوک کو چھپا رہے ہیں ۔بائبل مقدس کی لغت جو وائن نے لکھی ہے ۔اُس میں بدعت کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے بدعت سے مراد ایک رائے ہے ۔ایک خودساختہ رائے جو سچائی کی طاقت تابعداری کی بجائے سچائی کو متبادل فراہم کرتی ہے ۔جو تقسیم اور فرقے پیدا کرتی ہے ۔دو اور مفکرین لائیڈیل اور سکارٹ بدعت کا لفظ انتخاب کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ لفظ انتخاب فلسفانہ اصولوں کی بنیاد دیں ۔ایک اور طبقہ علم جس کا نام روڈی ہیٹ ہے یہاں چننے سے مراد ایک مذہبی پوجا علم ہے اور رائے ہے اس کے مقابلے میں سچ مالفظ علمی ہے ۔بدعت علمی طور پر توڑ دینے والی ہے اس کا بنیادی مقصد سچائی کی تابعداری نہیں بلکہ سچائی متبادل بنا ہوتا ہے ۔یہ اصل میں تفریق نہیں بلکہ تفریق کی وجہ ہے ۔یہ مقبل اور رسولوں کی تعلیمات کے خلاف ہے ۔یہ شخصی سیاست کی وجہ سے ہے ۔ان آیات کا سچا معنی یہ ہے کہ بدعت پھیلانے والا اگر اپنے آپ کو ٹھیک نہیں کرتا تو اور تو بہ نہیں کرتا تو اُس کو کلیسیاء سے فارغ کر دیا جائے ۔اور جو ان بدعت کے خلاف سچائی کی حمایت کرتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے بھیجا ہے بدعتیں گناہ کی فطرت سے پیدا ہوتیں ہیں ۔اس لئے انہیں غیر اہم نہیں سمجھا جاتا ہے ۔بعض تفریق کرنے والی چیزیں گناہ نہیں ہیں یعنی سچائی کی تعلیم کو پھیلانے سے روکنے والوں کے خلاف الگ ہو جانا اچھی بات ہے اور بائبل یہ ہی تعلیم دیتی ہے ۔کیونکہ جہالت کی حمایت کرنا اور سچائی کو رد کرنا یسوع نے نہیں فرمایا۔
یسوع نے بھی سچ کی حمایت کی اور اس سے اگر تفریق پڑتی ہے تو یہ گناہ نہیں ۔یسوع اور رسولوں نے سچ کی تعلیم دی اور ایک الگ فرقہ بنایا۔میں پڑھنے والوں کو یہ حوصلہ دیتا ہوں کہ یہ بائبل کی تحقیق کریں پڑھیں لوقا 12-15 یوحنا 7-34, 93-16, 10-19 یونانی لفظ جو لوقا کی انجیل میں لکھا گیا ہے اس کا ترجمہ بدعت یا فرقہ یا پھر کیوں مختلف ترجمے کیے گئے ہیں میری سمجھ سے باہر ہے لیکن اس لفظ کو سمجھنے کے لئے کیلون ، گارڈن کلارک کی تشریح کو پڑھیں وہی زیادہ بہتر اور مفید ہے ۔اگر مسیحی سارے ایسی جھوٹی تعلیم پر اپنی آنکھیں بند کرلیں گے اور ایسی جھوٹی انجیل کو اتحاد پیدا کرنے کے لئے مانتے رہیں گے تو کلیسیاء یا موجود بشارت دونوں کا بہت زیادہ نقصان ہوگا، کیونکہ غلط تعلیم یا غلط انجیل کو پھیلانا اور جھوٹے اتحاد کو پھیلانا کلیسیاء میں بدعت ہے اور یہ مسیحی چرچ کی نشانی نہیں ۔

دھکی:- آخری بات کیا اپنی کمائی میں سے یہواہ وٹنس کی بشارتی کوششوں کے لئے مالی مدد کریں گے؟ کیا آپ مارمن فرقے کے قبیلے کو کوئی ادارہ بنانے کے لئے پیسہ دیں گے؟ کیا آپ انہیں اس اُمید پر پیسہ دیں گے کہ کبھی وہ بدل جاتیں؟ اس سوالوں کے پوچھنے کا مطلب ہے کہ آپ ان کے جواب ڈھونڈیں ۔پس اپنے آپ سے سوال کریں کہ میں اپنا پیسہ کسی ایسی کلیسیا ء کو کیوں دوں جو جھوٹی انجیل پھیلاتے ہیں ۔